نکاح وطلاق، خرید وفروخت اور کفریہ کلمات وغیرہ کا بیان

بہارِ شریعت

جلد دوم (2)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب	:	بہارِ شریعت جلد دوم (2)
مصنف	:	صدرالشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تسہیل وتخریج	:	**مجلس المدينة العلمية** (دعوتِ اسلامی) (شعبہ تخریج)
طباعتِ اوّل	:	۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ، بمطابق 14 ستمبر 2009ء
طباعتِ ششم	:	جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ، مطابق مئی 2012ء تعداد 7000
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی
قیمت	:	

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون:021-32203311
- **لاهور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون:042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار — فون:041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور — فون:058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون:022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون:061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون:044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون:051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون:068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB — فون:0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون:071-5619195
- **گوجرانواله** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ — فون:055-4225653
- **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

واقع ہوئی تو اب محصن ہوگئے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳: مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہولے رجم نہ کرینگے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۴: مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا۔ اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: محصن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: محصن رہنے کے لیے نکاح کا باقی رہنا ضرور نہیں، لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے، اگرچہ عمر بھر مجرد[5] رہے۔[6] (درمختار)

کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں

ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاں تک ہوسکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہہ ہو تو قائم نہ کرو، اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اوسے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے، یہ اوس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔''[7] نیز ترمذی وائل بن حجر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اوس عورت پر حد نہ لگائی اور اوس مرد پر حد قائم کی جس نے اوس کے ساتھ کیا تھا۔[8]

---

1 ......" الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص٢٥، وغیرہ.

2 ......"البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنا ...الخ، ج ٥، ص ٤١.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب الثالث في کیفیة الحد، ج ٢، ص١٤٥.

4 ......المرجع السابق.

5 ...... یعنی شادی کے بغیر۔

6 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٢٨.

7 ......"سنن الترمذي"، کتاب الحدود، باب ماجاء في درء الحدود، الحديث: ١٤٢٩، ج٣، ص١١٥.

8 ......المرجع السابق، باب ماجاء في المرأة اذا استُكرِهَت على الزنا، الحديث: ١٤٥٨، ج٣، ص١٣٥.

مسئلہ ۱: یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ شبہہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اوس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اوس کا اعتبار صرف اوس شخص کی نسبت کیا جاسکتا ہے جس کو ایسا شبہہ ہوسکتا ہے اور جس کو نہیں ہوسکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اکراہ[2] کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کرلے کہ اکراہ پایا گیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: جس عورت سے وطی کی گئی اُس میں مِلک کا شبہہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اوس کو حرام ہونے کا گمان ہو، جیسے ① اپنی اولاد کی باندی۔ ② جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور وہ عدت میں ہو، اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ ③ بائع[4] کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری[5] نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ ④ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مَہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اوس لونڈی سے وطی کی۔ ⑤ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں، اون میں سے کسی نے اوس سے وطی کی۔ ⑥ اپنے مکاتب کی کنیز[6] سے وطی کی۔ ⑦ غلام ماذون جو خود اور اوس کا تمام مال دَین میں مستغرق ہے[7]، اُس کی لونڈی سے وطی کی۔ ⑧ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اون میں سے کسی سے وطی کی۔ ⑨ بائع کا اوس لونڈی سے وطی کرنا جس میں مشتری کو خیار[8] تھا۔ ⑩ یا اپنی لونڈی سے استبرا سے قبل وطی کی۔ ⑪ یا اوس لونڈی سے وطی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے۔ ⑫ یا اوس کی بہن اس کے تصرف[9] میں ہے۔ ⑬ یا اپنی اوس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ[10] ہے۔ ⑭ یا اپنی زوجہ سے وطی کی[11] جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی، مثلاً اس کے بیٹے سے اوس کا تعلق ہوگیا یا اوس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔[12] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الرابع في الوطء الذي يوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٧.

2 ......اس سے مراد اِکراہ شرعی ہے۔

3 ......"الدر المختار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ...الخ، ج ٦، ص ٢٩.

4 ...... بیچنے والا۔ 5 ...... خریدار۔ 6 ......لونڈی۔

7 ...... یعنی قرض تمام مال کو شامل ہو۔ 8 ......اختیار۔ 9 ......قبضہ، ملک، نکاح۔

10 ......آگ کی پوجا کرنے والی۔ 11 ......جماع کیا۔

12 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب...الخ، مطلب: في بيان شبهة المحل، ج ٦، ص ٣٠-٣٢.

مسئلہ۴: شبہہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۵: شبہہ فعل اس کو شبہہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں، مگر اس نے اوس وطی کو حلال گمان کرلیا تو جب ایسا دعویٰ کریگا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ① ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا ② عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں۔ ③ یا اپنی عورت کی باندی یا ④ مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا ⑤ مرتہن[2] نے اُس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا ⑥ دوسرے کی لونڈی اس لیے عاریۃً لایا تھا کہ اوس کو گروی رکھے گا اور اوس سے وطی کی یا ⑦ عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا، اُس سے عدت میں وطی کی یا ⑧ ام ولد کو آزاد کردیا اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی، ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اوس کا گمان معلوم ہوسکے تو جو موجود ہے، اوس پر حد قائم کی جائے گی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۶: بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لیے کسی کی لونڈی عاریۃً لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانۃً تھی اوس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۷: نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اس نے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں۔[5] (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے[6] یہ اوس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو اون عورتوں کا قول کس

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦، ص ٩.

2 ...... جس کے پاس گروی رکھی ہے۔

3 ...... "الدرالمختار" کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص ٣٣۔٣٥.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٤١.

6 ...... پہلے سے۔

نزدیک حد قائم کرنے سے اوس گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو[1] حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔[2] (درمختار، بحروغیرہما)

مسئلہ ۱۳: کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اوس سے وطی کی پھر اوس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ ۱: جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اوس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک[4] تھا تو یہ تاخیر مضر[5] نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حدِ قذف[6] میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی ہو چکی ہے[7] تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۳: شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ مونھ سے بُو اُڑ گئی تو تمادی ہوگئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔[10] (تنویر)

---

1 ......یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کرنے کو۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٥.
و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٥، ص٢٧، ٢٨، وغیرهما.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٨.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الحادی عشر فیما یلحق العبد المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٤٥.

4 ......خطرناک۔

5 ......نقصان دہ۔

6 ......تہمتِ زنا کی حد۔

7 ......یعنی اتنی مدت گزر چکی ہے جس کے بعد حد نافذ نہیں ہوتی۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥٠.

9 ......المرجع السابق.

10 ......"تنویر الأبصار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

نزدیک حد قائم کرنے سے اوس گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو[1] حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔[2] (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۱۴: کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اوس سے وطی کی پھر اوس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ ۱: جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اوس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک[4] تھا تو یہ تاخیر مضر[5] نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حدِ قذف[6] میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی ہوچکی ہے[7] تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۳: شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ مونھ سے بُو اُڑ گئی تو تمادی ہوگئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔[10] (تنویر)

---

1 ...... یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کرنے کو۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٥.
و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٥، ص٢٧، ٢٨، وغیرھما.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٨.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الحادی عشرفیمایلحق العبد المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٤٥.

4 ...... خطرناک۔ 5 ...... نقصان دہ۔

6 ...... تہمتِ زنا کی حد۔ 7 ...... یعنی اتنی مدت گزرچکی ہے جس کے بعد حد نافذ نہیں ہوتی۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥٠.

9 ...... المرجع السابق.

10 ...... "تنویر الأبصار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

مسئلہ ۴: تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے، نہ گواہوں پر۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کرینگے۔ یوہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶: چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا۔ یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے کہ عورت راضی تھی۔ یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا۔ یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بالا خانہ پر۔ یا دو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں۔ یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا۔ یا دو ایک عورت کو کہتے اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں۔ یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اون چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں، نہ ان پر نہ گواہوں پر۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے۔ یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا۔ یا عورت کو کوئی دبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھنگنی[4] تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اوسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب الشھادۃ علی الزنیٰ...إلخ، ج٦، ص٥١.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشھادۃ علی الزنی والرجوع عنھا، ج٦، ص٥١.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشھادۃ علی الزناوالرجوع عنھا، ج٢، ص١٥٢، ١٥٣.

4 ......چھوٹے قد والی۔

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشھادۃ علی الزناوالرجوع عنھا، ج٢، ص١٥٣.

نہ قصاص۔ یہ اوس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور اگر ایک شہادت گزری اور حاکم نے اوس کے مطابق حکم کر دیا، اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۹: چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھا یا نابالغ یا مجنون ہے یا اوس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اوس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی۔ اور اگر ان کی شہادت کے بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اوس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مر بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص ناقابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دینگے۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ۱۰: رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حدِ قذف جاری کرینگے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حدِ قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور اون چار باقیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حدِ قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں ملکر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں، ہر ایک ایک حصہ دے۔[3] (بحر)

مسئلہ۱۱: جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا[4] وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم[5] کی دیت اوسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حدِ قذف۔[6] (درمختار)

مسئلہ۱۲: گواہوں کا تزکیہ ہوا[7] اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت

---

1. ...."الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الخامس في الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٢، ص١٥٣.
2. ...."الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ...إلخ، ج٦، ص٥٢، ٥٣.
و"البحرالرائق" كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ...إلخ، ج٥، ص٣٧، ٣٨.
3. ...."البحرالرائق" كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ...إلخ، ج٥، ص٣٨، ٣٩.
4. ....عادل ومعتبر ہونے کی تحقیق کی۔
5. ....جسے رجم کیا گیا ہو۔
6. ...."الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ...إلخ، ج٦، ص٥٥.
7. ....بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار" میں اس مقام پر "لم یزك الشهود" یعنی "گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا" مذکور ہے۔...عِلْمِيه

احادیث

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے، قیامت کے دن اوس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے، جیسا اوس نے کہا۔''[1]

حدیث ۲: عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اوس نے کہا، نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اوس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اَسّی ۸۰ کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔[2]

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱: کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر اَسّی ۸۰ کوڑے ہے اور غلام پر چالیس۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کے اتہام[4] کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے[5] جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

مسئلہ ۳: قذف کا ثبوت دو ۲ مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اوس تہمت لگانے والے کے اقرار سے۔ اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادۃ علی الشہادۃ[6] کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہو چکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کرسکتا۔ یوہیں

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأیمان، باب التغلیظ علی من قذف... إلخ، الحدیث: ۳۷۔(۱۶۶۰)، ص ۹۰۵.

2 ......''المصنّف''، لعبدالرزاق، کتاب العقول، [باب قذف الرجل مملوکہ]، الحدیث: ۱۸۲۹۱، ج۹، ص ۳۲۰.

3 ...... ''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۶، ص ۶۹.

4 ......تہمت لگانا۔

5 ......''البحرالرائق''، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص ۴۹.

6 ......اصل گواہ قاضی کے پاس حاضر نہ ہوسکے وہ کسی دوسرے سے کہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم میری طرف سے قاضی کے دربار میں یہ گواہی دے دینا۔